تک غائب کر کے اپنا نام لکھ دیا۔ پھر ایسی ہی ایک شکایت سید سلیمان ندوی کو بھی ان سے ہوئی۔ مولانا مودودیؒ تنہا ہی نیش خوردہ نہیں ہیں۔ اصل میں نیاز صاحب نے اپنے معلم مولوی صاحب کی درشتی سے ایسا شدید ردِّعمل لیا جس کا انھوں نے خود ذکر کیا ہے۔ پھر مولوی یا دین کی طرف سے جو بھی چیز سامنے آئی اس سے انھوں نے انتقام لیا۔ ایسی ردِّعملی کیفیات جن کرداروں میں پائی جائیں وہ اپنے پیچھے نیم جنونی کیفیت رکھتے ہیں۔ ردِّعمل سب میں پیدا ہوتے ہیں مگر ایسی کیفیات کو جب غور و فکر اور صبر و تحمل سے گذار کر اعتدال پر لایا جاتا ہے تو بہت اچھے اچھے نتائج نکلتے ہیں۔ مگر جن شخصیتوں پر ردِّعمل سوار ہو جائیں ان کی حرکات کے متعلق کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا ہوں گی۔

خیر یہ تو راقم کے ذاتی تاثرات ہیں۔ اب آیئے اصل مسئلے کی طرف۔ آپ جاننا چاہتے ہیں کہ مسئلہ شرقیہ کا ترجمہ مولانا مودودی نے کیا تھا اور اسے نیاز صاحب نے اپنے نام سے چھاپا۔

اس سلسلے میں دونوں فریق اس دنیا سے جا چکے — صرف ان کی تحریریں یا ان سے ملنے یا خط و کتابت کرنے والے لوگ باقی ہیں۔

محمد سعید صاحب ڈھاکہ نے ایک بار مولانا سید مودودی کو اسی سلسلے میں خط لکھا تو جواباً مولانا نے اپنے خط مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۷۵ء (لاہور) میں یہ تحریر فرمایا:

> "میں صرف ایک دو مثالیں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ نیاز صاحب نے میرے ساتھ کیا کیا بددیانتیاں کی تھیں۔ مصطفیٰ کمال پاشا مصری کی کتاب المسئلۃ الشرقیہ کا ترجمہ میں نے کیا تھا۔ اور ان کو اشاعت کے لیے دیا تھا۔ انھوں نے اس کو اپنے نام سے چھاپ دیا اور ترجمہ کا کوئی معاوضہ تک مجھے نہ دیا۔
>
> میں نے ایک نہایت مفصّل مضمون ان معاشی نقصانات پر لکھا تھا جو انگریزی حکومت نے ہندوستان کو پہنچائے تھے۔ وہ میری مہینوں کی

(باقی بر صفحہ ۵۶)

انتخاب واقتباس

کیا "چار دیواری" قید خانہ ہے؟[1]

مظہر علی ادیب ۔ ایم اے اسلامیات

(۱)

حال ہی میں صدر ضیاء نے ایک مقامی کالج کی تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "اسلام عورت کو چار دیواری میں قید رکھنے کے حق میں ہرگز نہیں، بلکہ عورت کو معاشرے کا فعال رکن ہونا چاہیے ـــ اسی لیے ماضی میں عورتیں میدانِ جنگ میں مردوں کے شانہ بشانہ شریک ہوئیں"۔

صدر ضیاء نے اپنی اوّلین ریڈیائی تقریر میں اپنے آئندہ عزائم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا: "چادر اور چار دیواری کا تحفظ کیا جائے گا" حیرانی ہے کہ وہی صدر ضیاء آج دس سال کے بعد گھر کی "چار دیواری" کو "قید خانے" سے تعبیر کر رہے ہیں اور وہ بھی اسلام کے حوالے سے! صرف دو ماہ قبل صدر صاحب نے ایک سرکاری "خواتین سیرت کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا "معاشرہ خاندان کے گرد گھومتا ہے اور خاندان عورت کے گرد گھومتا ہے" اب صدر صاحب

[1] محترمی برادرم مظہر ادیب صاحب کی اس تحریر میں کمالِ اجمال کے ساتھ ماڈرن خواتین کے بلند کردہ نعروں کو مغربی تمدن و معاشرت کے واقعاتی احوال کی روشنی میں دکھایا گیا ہے ـ بے اختیار جی چاہا کہ ترجمان القرآن کے قارئین، خصوصاً خواتین اور طالبات ان معلومات سے ضرور آگاہ ہو جائیں ـ (ادارہ)